# تفسیر آیت وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ




تصنیف لطیف

حضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

# ابتدائیہ

''وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ''[1] یہ جملہ پڑھ کر وہابی دیوبندی عوامِ اہلسنّت کو پریشان کرتے ہیں، فقیر اِس کی تفصیل عرض کرتا ہے لیکن تشریح سے قبل یاد رہے کہ یہ جُملہ قرآن کریم میں چند جگہ وارد ہوا ہے۔

(۱) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ[2] (پارہ ۲، رکوع ۵، سورہ بقرہ)

(۲) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ[3] (پارہ ٦، رکوع ۵، سورہ مائدہ)

(۳) اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ[4] (پارہ ۸، رکوع ۵، سورہ انعام)

(۴) وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ[5] (پارہ ۱۴)

اہلسنّت کے نزدیک معنی یہ ہے کہ بوقتِ ذبح کسی جانور پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے جیسا کہ معتبر تفاسیر میں ہے۔ بیضاوی، مدارک، ابنِ عباس، خازن، مَعالِم التّنزیل، صاوی، جلالین، احمدی، حسینی، دُرِّ منثور، کبیر۔ اِن تمام کے حوالے آتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ بوقتِ ذبح کسی غیر کا نام جانور پر پکارا جائے تو وہ حرام ہے ورنہ حرام نہیں بلکہ حلال بلکہ طیّب وطاہر ہے۔ جیسا کہ آج کل غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی روح پُر فُتوح پر ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اور آپ کے نام پہ جانور کو منسوب کیا جاتا ہے جب کہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لے کر ذبح کریں اُس وقت شرک کی کوئی وجہ نہیں اور نہ ہی وہ جانور حرام ہو گا جیسا کہ وہابی دیوبندی کہتے ہیں۔

نیز تفاسیر میں قاعدہ کُلّیہ ہے کہ آیتِ مطلق کو دوسری آیت مقیّد کر دے تو وہی مقیّد معنیٰ متعین ہو گا۔ مذکورہ بالا تین آیات مطلق ہیں ایک آیت اُن میں مقیّد ہے وہ یہ ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَما أَكَلَ السَّبُعُ إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ وَما ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ[6]

**ترجمہ:** تم پر حرام ہے مُردار اور خون، سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا۔

---

[1] ( البقرۃ: 173 — **ترجمہ:** اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا

[2] ( البقرۃ: 173 — **ترجمہ:** اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا

[3] ( المائدۃ: 3 — **ترجمہ:** تم پر حرام کر دیا گیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیرُ اللہ کا نام پکارا گیا ہو جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا

[4] ( اَلْاَنْعَام: 145 — **ترجمہ:** جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا

[5] ( اَلنَّحْل: 115 — **ترجمہ:** اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا

[6] ( المائدۃ: 3

**فائدہ:** اِس آیت میں " وَما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ الخ" کے بعد " إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ " آیا ہے اِس سے واضح ہوا کہ اگر " وَما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ الخ" میں غیر اللہ کی وجہ سے وہ جانور حرام رہاتو ذکوۃ یعنی اللہ تعالیٰ کے نام لینے سے وہ جانور حلال وطیب ہے۔اِس سے بھی وہی نتیجہ نکلا کہ ذبح کے وقت غیرُاللہ کا نام لینے سے وہ جانور حرام ہے۔

**تائیداتِ تفسیرات:** ہمارے موقف کی تائید اہلِ اسلام کی تفاسیر سے بھی ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جس طرح قرآن مجید کو اَسلاف رَحمہم اللہ نے سمجھا دورِ حاضرہ میں کتنا ہی سمجھدار کیوں نہ ہو وہ اسلافِ صالحین رحمہم اللہ کے سامنے طِفلِ مکتب(طالب علم) ہے۔

**حوالہ جات:** ہمارے اِس معنی کی تائید و تصدیق عالمِ اسلام میں جُملہ مفسرین کی تفاسیر سے ہوتی ہے۔چند ایک تفاسیر کے حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) تفسیر لباب التاویل جلد اوّل میں ہے:

< وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ > يَعْنِي: وَمَا ذُبِحَ لِلْأَصْنَامِ وَالطَّوَاغِيتِ، وَأَصْلُ الإِهْلَالِ رَفْعُ الصَّوْتِ، وَذَلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ بِذِكْرِ آلِهَتِهِمْ إِذَا ذَبَحُوا لَها.[7]

**ترجمہ:** وَ مَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی جو بُتوں اور باطل معبودوں کے لئے ذبح کیا گیا۔"اِہلال"اصل میں آواز بلند کرنا ہے اور یہ بات یوں ہے کہ مشرکین اپنے معبودوں کے ذکر کے ساتھ آوازیں بلند کرتے تھے۔جس وقت کہ اُن کے لئے ذبح کرتے۔

(۲) تفسیر ابی السعود، جلد ۲، صفحہ ۱۲۱ میں ہے: «وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ» أَيْ: رَافِعٌ بِهِ الصَّوْتَ عِندَ ذَبْحِهِ لِلصَّنَمِ[8]

**ترجمہ:** وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی وہ چیز جس کو بُت کے لئے ذبح کرنے کے وقت آواز بلند کی گئی ہو۔

(۳) تفسیرِ کبیر، جلد ۲، صفحہ ۱۲۰ میں ہے:

فَمَعْنَى قَوْلِهِ: (وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ) يَعْنِي مَا ذُبِحَ لِلْأَصْنَامِ، وَهُوَ قَوْلُ مُجَاهِدٍ وَالضَّحَّاكُ وَقَتَادَةُ[9]

**ترجمہ:** وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے معنی یہ ہیں کہ جو بُتوں کے لئے ذبح کیا گیا ہو یہ قول مجاہد وضحاک وقتادہ کا ہے۔

(۴) تفسیرِ ابنِ عباس میں ہے: وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ أَيْ: مَا ذُبِحَ لِغَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ عَمْدًا لِلْأَصْنَامِ[10]

**ترجمہ:** جو اللہ تعالیٰ کے نام کے بغیر بُتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

(۵) تفسیرِ جلالین میں ہے:

---

[7] (تفسير الخازن (لباب التأويل في معاني التنزيل)، البقرة: 173، 1/ 186، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

[8] (تفسير أبي السعود، البقرة: 173، 1/ 191، دار إحياء التراث العربي بيروت – لبنان)

[9] (التفسير الكبير ، سورة البقرة ، قوله تعالى إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما أهل به لغير الله ، النوع الأول ما يتعلق بالتفسير، 5/ 11،دار الكتب العلمية ببيروت، سنة النشر: 2004م – 1425هـ)

[10] (تفسير ابن عباس او تنوير المقباس من تفسير ابن عباس، البقرة: 173،ص29، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

﴿وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾أَيْ: ذَبْحٌ عَلَى اسْمِ غَيْرِهِ، وَالإِهْلَالُ رَفْعُ الصَّوْتِ، وَكَانُوا يَرْفَعُونَهُ عِنْدَ الذَّبْحِ لِآلِهَتِهِمْ.[11]

**ترجمہ:** ذبح کرتے وقت جس پر غیر خدا کا نام لیں وہ بھی حرام ہے اور "اِہلال" کے معنی پکارنے اور نام لینے کے ہیں۔ جب کفّار لوگ ذبح کے وقت اپنے بُتوں کا نام لے کر ذبح کرتے تھے اور چُھری پھراتے تھے، تب یہ آیت نازل ہوئی یعنی مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس کے ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا یعنی کسی بُت کا نام لیا جائے وہ سب مسلمانوں کو کھانا حرام ہے۔

(۶) تفسیر حُسینی میں ہے:

{وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ}: حرام کرد آنچه آواز برداشته شد بآن وقت ذبح لغیرالله برای غیرخداتعالی بنام بتان یاباسم پیغمبران بکشند۔[12]

**ترجمہ:** اور اللہ تعالیٰ نے اُس جانور کو حرام کیا جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا جائے۔

(۷) مفردات راغب اَصفہانی، صفحہ ۵۶۶، مَطبع مصر میں ہے:

وقوله تعالى: {وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ} أَيْ: مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ غَيْرُ اسْمِ اللهِ، وَهُوَ مَا كَانَ يُذْبَحُ لِأَجْلِ الْأَصْنَامِ[13]

**ترجمہ:** وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنی جس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا گیا یہ وہ جانور ہے جو بُتوں کے لئے ذبح کیا جاتا تھا۔

(۸) مدارِک میں ہے:

{وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ} أَيْ: ذُبِحَ لِلْأَصْنَامِ، فَذُكِرَ عَلَيْهِ غَيْرُ اسْمِ اللهِ، وَأَصْلُ الإِهْلَالِ رَفْعُ الصَّوْتِ، أَيْ: رَفَعَ بِهِ الصَّوْتَ لِلصَّنَمِ، وَذَلِكَ قَوْلُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ: "بِاسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزَّى".[14]

(۹) تفسیرِ معالم التنزیل میں لکھا ہے:

وَما أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، أَأَيْ: مَا ذُبِحَ لِلْأَصْنَامِ وَالطَّوَاغِيتِ، وَأَصْلُ الْإِهْلَالِ رَفْعُ الصَّوْتِ، [لِأَنَّ الْمُشْرِكِينَ] كَانُوا إِذَا ذَبَحُوا لِآلِهَتِهِمْ [شَيْئًا] يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ بِذِكْرِهَا، إِلَـخْ وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُهُ: "وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ" قَالَ: مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ غَيْرِ اللهِ.[15]

**ترجمہ:** جو جانور کہ بُتوں کے نام سے ذبح کیا جائے اور "اِہلال" کے معنی آواز سے پکارنا اور اُسے کافر لوگ جب ذبح کرتے تھے بُتوں کے واسطے تب اُن کا نام پکارتے تھے اور کاٹتے تھے اور ربیع بن انس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے کہا کہ "ما أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ" یعنی وہ جانور کہ اُس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا جائے۔

---

[11] (حاشية الصاوي على تفسير الجلالين، البقرة: 173، 1/ 104، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

[12] (تفسیرِ حسینی، البقرة: 173، کتابخانه ایرانشناسی)

[13] (المفردات في غريب القرآن لراغب الأصفهاني، كتاب الهاء، ص544، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

[14] (تفسير النسفي، البقرة: 173، 1/ 151، دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة: الأولى، 1419 هـ – 1998 م)

[15] (تفسير البغوي، البقرة: 173، 1/ 201، دار إحياء التراث العربي –بيروت، الطبعة: الأولى، 1420 هـ)

(۱۰) تفسیر بیضاوی میں ہے: أَيْ رُفِعَ بِهِ الصَّوْتُ عِنْدَ ذَبْحِهِ لِلصَّنَمِ [16]

**ترجمہ:** ذبح کرتے وقت بُت کے نام سے آواز کریں۔

(۱۱) تفسیرِ جامع البیان میں لکھا ہے: مَا ذُكِرَ اسْمُ غَيْرِ اللهِ عِنْدَ ذَبْحِهِ [17]

یعنی اللہ کے نام کے سوائے غیر کا نام اُس کے ذبح کرتے وقت ذکر کیا جائے۔

(۱۲) تفسیر در منثور میں ہے:

مَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللهِ کے معنی میں ابنِ مُنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: {وَمَا أُهِلَّ بِهِ} قَالَ: ذَبِحٌ. [18]

(۱۳) ابنِ جریر نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: {مَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللهِ} يَعْنِي: مَا أُهِلَّ لِلطَّوَاغِيتِ. [19]

یعنی جو جانور بُتوں کے نام سے ذبح ہو۔

اور حاتم نے ابو عالیہ سے روایت کی ہے کہ يَقُول: مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ غَيْرِ اللهِ. [20]

یعنی جس پر غیر خدا کا نام لیا جائے وہ حرام ہے۔

(۱۴) ذیل میں آخری وہ حوالہ لکھا جاتا ہے جس میں تصریح (وضاحت) کی گئی ہے کہ اولیاء کرام کے لئے جو جانور ذبح کئے جاتے ہیں وہ حلال طیّب ہیں، یہ مخالفین کے لئے بھی قابلِ قبول ہونا چاہیے۔ اِس لئے حضرت مُلّا جیون احمد رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں مستند عالمِ دین ہو کر گذرے ہیں جو دورِ حاضرہ کے اختلاف دیوبندی بریلوی سے دو صدیاں پہلے بڑے علامہ سمجھے جاتے اور درسِ نظامی کی مشہور و مستند کتاب "نورالانور" کے مؤلف ہیں وہ اپنی تفسیرِ احمدی مطبوعہ کلکتہ، صفحہ ۴۰، پارہ نمبر ۲ تحت آیت "وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللهِ" لکھتے ہیں:

(وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللهِ)، مَعْنَاهُ: ذُبِحَ بِهِ لِاسْمِ غَيْرِ اللهِ، مِثْلَ: اللَّاتِ، وَالْعُزَّى، وَأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَغَيْرِ ذَلِكَ. فَإِنْ أُفْرِدَ بِاسْمِ غَيْرِ اللهِ، أَوْ ذُكِرَ مَعَ اسْمِ اللهِ عَطْفًا، بِأَنْ يَقُولَ: بِاسْمِ اللهِ وَمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ (بِالْجَرِّ)، حَرُمَتِ الذَّبِيحَةُ. وَإِنْ ذَكَرَهُ مَعَهُ مَوْصُولًا، لَا مَعْطُوفًا، بِأَنْ يَقُولَ: بِاسْمِ اللهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، لَا يَحْرُمُ. وَإِنْ ذَكَرَهُ مَفْصُولًا، بِأَنْ يَقُولَ قَبْلَ التَّسْمِيَةِ، وَقَبْلَ أَنْ يُضْجِعَ الذَّبِيحَةَ، أَوْ بَعْدَهُ، لَا بَأْسَ بِهِ.

---

[16] (تفسير البيضاوي، البقرة: 173، 1 / 120، دار إحياء التراث العربي)

[17] (جامع البيان في تفسير القرآن ومعه حاشية الغزنوي، البقرة: 173، 1/ 118، دار إحياء التراث العربي)

[18] (تفسير الدر المنثور، البقرة: 173، 1 / 407، دار الفكر – بيروت)

[19] ) ایضاً

[20] ) ایضاً

هَكَذَا فِي الْهِدَايَةِ .وَمِنْ هَهُنَا عُلِمَ: أَنَّ الْبَقَرَةَ الْمَنْذُورَةَ لِلْأَوْلِيَاءِ، كَمَا هُوَ الرَّسْمُ فِي زَمَانِنَا، حَلَالٌ طَيِّبٌ، لِأَنَّهُ لَمْ يُذْكَرْ اسْمُ غَيْرِ اللهِ عَلَيْهَا وَقْتَ الذَّبْحِ، وَإِنْ كَانُوا يَنْذُرُونَهَا وَيُنْهَالُونَهَا."[21]

**ترجمہ**: مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے معنی یہ ہیں کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو مثلاً "لات وعُزّیٰ" وغیرہ بُتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یا انبیاء علیہم السلام وغیرہم کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ تو اگر تنہا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا یا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ عطف کر کے دوسرے کا نام ذکر کیا۔ اِس طرح "باسم اللہ ومحمد رسول" کہا۔ لفظِ محمد کے جر یعنی زیر کے ساتھ عطف کر کے تو ذبیحہ حرام ہے اور اگر نامِ خدا کے ساتھ ملا دوسرے کا نام بغیر عطف کے ذکر کیا مثلاً یہ کہا: "باسم اللہ محمد رسول اللہ" تو مکروہ ہے حرام نہیں اور اگر غیر خدا کا نام جدا ذکر کیا اِس طرح کہ باسم اللہ کہنے سے پہلے اور جانور کو لٹانے سے قبل یا اُس کے بعد غیر کا نام لیا تو اُس میں کچھ مُضائقہ (حرج) نہیں۔ ایسا ہی "ہدایہ" میں ہے، یہاں سے معلوم ہوا کہ جو گائے اُولیاء کے لئے نذر کی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے وہ حلال طیب ہے۔ اِس لئے کہ اُس پر وقتِ ذبح غیر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اگرچہ اُن کے لئے نذر کرتے ہوں۔

اِن تمام تفاسیر معتبرہ سے ثابت ہوا کہ وقتِ ذبح جس جانور پر غیر اللہ کا نام ذکر کیا جائے۔ اُس کا کھانا حرام ہے، مشرکینِ عرب بُتوں کی قربانی کے جانور پر وقتِ ذبح غیر خدا کا نام لیتے تھے اور جس جانور پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ حلال ہے اگرچہ عمر بھر اُس کو غیر نام سے پکارا گیا ہو مثلاً یہ کہا: زید کی گائے، عبد الرحمٰن کا دُنبہ، عقیقہ کا بکرا، ولیمہ کی بھیڑ مگر وقتِ ذبح "بسم اللہِ اللہ اکبر" کہا گیا ہو۔ اللہ کے سوا کسی اور کا نام نہ لیا گیا ہو تو وہ حلال طیّب ہے۔

" اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ " میں داخل نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد (مختلف) مقامات پہ فرمایا:

(۱) وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ [22]

**ترجمہ**: اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ بے شک حکم عدولی ہے۔

(۲) فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ [23] (پارہ ۸، رکوع ۱)

**ترجمہ**: تو کھاؤ اُس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اُس کی آیتیں مانتے ہو۔

(۳) وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ [24]

**ترجمہ**: اور تمہیں کیا ہوا کہ اُس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا۔

اِس قسم کی آیات کا شانِ نزول یہ ہے کہ مشرکین کہتے تھے کہ مسلمان اپنا ذبح کیا ہوا تو حلال کہتے ہیں اور خدا کا مارا ہوا یعنی (مردار) کو حرام کہتے ہیں۔

---

[21] (التفسيرات الأحمدية في بيان الآيات الشرعية لملا جيون الحنفي، البقرة: 173، ص55، دار الكتب العلمية 2010)

(التفسيرات الأحمدية في بيان الآيات الشرعية لملا جيون الحنفي، البقرة: 173، ص36، دار القاضي عياض للتراث 1904)

[22] اَلْاَنْعَام: 121

[23] اَلْاَنْعَام: 118

[24] اَلْاَنْعَام: 119

اُس کے جواب میں یہ آیت اُتری جس میں فرمایا گیا کہ جو اللہ کے نام پر ذبح کر دیا گیا وہ حلال ہے جو اُس کے نام پر ذبح نہ ہوا وہ حرام ہے۔ اِسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے فرمایا: قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا [25]

**ترجمہ**: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اُس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کھانا حرام۔

اِس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی حُرمت شریعت میں نہ ملے وہ حلال ہے۔ حلال ہونے کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ یہاں حرام نہ پانے کو حِلّت (حلال ہونے) کی دلیل بتایا گیا کہ چونکہ وحی الٰہی میں اِن چیزوں کی حُرمت نہ آئی لہٰذا حرام ہے۔

**سلطان العُلماء امام احمد رضا مجدّد دین و ملت کا محققانہ فیصلہ**: آپ ایک بد مذہب کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مفسّرین "مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ" کے معنیٰ ما ذبح لغیر الله فرماتے ہیں الا هلال کے لُغوی لفظی معنی ہر گز یہاں مراد نہیں بلکہ جو جانور کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو وہ حرام ہے ورنہ دنیا بھر کے سب حلال جانور حرام ہو جائیں گے کہ یہ زید کی بکری، یہ عمرو کی گائے، یہ بکر کا اُونٹ ہے۔ عام طور پر شرقاً غرباً اِسی طرح مروّج (رائج) ہے اور ہر ایک کے زبان زد ہے۔ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ میں داخل ہوں اور سب کا کھانا حرام ہو جائے۔

آفرین ہے اس ذکاء و فہم پر

{وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ الله} أي ذبح للأصنام [26]

(۱) تفسیرِ مدارِک سورہ بقرہ: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ الله. أَيْ: مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ غَيْرُ اسْمِ اللهِ ، وَهُوَ مَا كَانَ يُذْبَحُ لِأَجْلِ الْأَصْنَامِ. [27]

(۲ و ۳) جامع المضمرات و مفردات راغب اصفہانی: وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ. هُوَ مَا ذُبِحَ لِلْآلِهَةِ. [28]

(۴) لِسانُ العَرب: ما أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، أَيْ: مَا سُمِّيَ غَيْرُ اللَّهِ عِنْدَ ذَبْحِهِ. [29]

(۵) مصباح: قَوْلُهُ: "وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ". هُوَ الذَّبْحُ لِغَيْرِ اللَّهِ.

(۶) فتح الرحمن بکشف مایلبس فی القرآن: وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ. أَيْ: رَفْعُ الصَّوْتِ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، وَهُوَ قَوْلُهُمْ: "بِاسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزَّى" عِنْدَ ذَبْحِهِ. [30]

---

25 ) اَلْاَنْعَام: 145

26 ) (تفسير النسفي، البقرة: 173، 151/1، دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة: الأولى، 1419 هـ - 1998 م)

27 ) (ترجمہ: جس پر ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے، اور وہ وہی ہوتا ہے جو بتوں کے لیے ذبح کیا جاتا تھا۔) (نوری)

28 ) (یعنی: جو معبودانِ باطل کے لیے ذبح کیا گیا ہو۔) (نوری)

29 ) (یعنی: جس پر ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔) (نوری)

30 ) (یعنی: جس پر اللہ کے سوا کسی اور کے نام کی آواز بلند کی جائے، جیسے "باسم اللات والعزی"۔) (نوری)

(۷)تفسیرِ کشاف: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ. أَيْ: رُفِعَ بِهِ الصَّوْتُ عِنْدَ ذَبْحِهِ لِلصَّنَمِ.[31]

(۸)بیضاوی: وَرَفْعُ الصَّوْتِ لِلصَّنَمِ: أَنْ يُذْكَرَ اسْمُهُ عِنْدَ الذَّبْحِ، عَلَى مَا فِي...[32]

(۹)الکواشی

(۱۰)تاج و البیہقی وغیرھما

(۱۱)حاشیہ عبدالحکیم: قَوْلُهُ: "أَيْ رُفِعَ بِهِ الصَّوْتُ عِنْدَ ذَبْحِهِ لِلصَّنَمِ"، هَذَا أَصْلُهُ، ثُمَّ جُعِلَ عِبَارَةً عَمَّا ذُبِحَ لِغَيْرِ اللَّهِ.[33]

(۱۲)حاشیہ فتویٰ: فمعنی قَوْلُهُ: "وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ"، هُوَ: مَا ذُبِحَ لِلْأَصْنَامِ وَالطَّوَاغِيتِ.[34]

(۱۳)شیخ زادہ: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، يَعْنِي: مَا ذُبِحَ لِلْأَصْنَامِ وَالطَّوَاغِيتِ.[35]

(۱۴)خازن: أَوْ فِسْقًا، وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ، يَعْنِي: مَا ذُبِحَ عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللهِّ. خازن، تفسیر سورۂ انعام: وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ، أَيْ: مَا وَقَعَ مُلْتَبِسًا بِهِ، أَيْ: بِذَبْحِهِ رَفْعُ الصَّوْتِ لِغَيْرِ اللَّهِ.[36]

(۱۵)روح المعانی: وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ، كَانُوا يَقُولُونَ عِنْدَ الذَّبْحِ: "بِاسْمِ اللَّاتِ وَبِالْعُزَّى"، فَحَرَّمَ اللهُّ تَعَالَى ذَلِكَ.[37]

(۱۶)تفسیرِ کبیر: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، أَيْ: رُفِعَ بِهِ الصَّوْتُ عِنْدَ ذَبْحِهِ لِلصَّنَمِ.[38]

(۱۷)ابو سعود: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، أَيْ: مَا ذُكِرَ عَلَى ذَبْحِهِ غَيْرُ اسْمِ اللهِّ.[39]

---

31 ) (یعنی: جب ذبح کیا جائے تو اس وقت بت کے لیے آواز بلند کی جائے۔)(نوری)

32 ) (یعنی: بت کے لیے آواز بلند کی جائے، اور ذبح کے وقت اس کا نام لیا جائے۔)(نوری)

33 ) (" یعنی بت کے لیے ذبح کے وقت آواز بلند کی جائے، یہ اصل ہے، پھر یہی غیر اللہ کے لیے ذبح کی اصطلاح بن گئی۔")(نوری)

34 ) (یعنی: جو بتوں اور طاغوتوں کے لیے ذبح کیا گیا ہو۔)(نوری)

35 ) (یعنی: جو بتوں اور طاغوتوں کے لیے ذبح کیا گیا ہو۔)(نوری)

36 ) (یعنی: جس پر ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے، اور ذبح کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کے لیے آواز بلند کی جائے۔) (نوری)

37 ) (یعنی: وہ لوگ ذبح کے وقت "باسم اللات والعزی" کہا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام قرار دیا۔)(نوری)

38 ) (یعنی: بت کے لیے ذبح کرتے وقت آواز بلند کی جائے۔)(نوری)

39 ) (یعنی: جس پر ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے۔)(نوری)

(۱۸)تفسیر بغوی: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، أَيْ: مَا ذُبِحَ لِلْأَصْنَامِ وَالطَّوَاغِيتِ، وَأَصْلُ الْإِهْلَالِ رَفْعُ الصَّوْتِ [لأن المشركين] كانوا إذا ذبحوا لآلهتهم [شيئا] يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ بِذِكْرِهَا.[40]

(۱۹)سواطع الالہام: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، هُوَ: مَا ذُبِحَ لِغَيْرِ اسْمِ اللهِّ، عَمْدًا لِلْأَصْنَامِ.[41]

(۲۰)تنویر المقیاس: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، أَيْ: ذُبِحَ عَلَى اسْمِ غَيْرِهِ تَعَالَى.[42]

(۲۱)جلالین: البَاءُ بِمَعْنَى "فِي"، وَلَا بُدَّ مِنْ حَذْفِ مُضَافٍ، أَيْ: "فِي ذَبْحِهِ"، لِأَنَّ الْمَعْنَى: وَمَا صِيحَ فِي ذَبْحِهِ لِغَيْرِ اللهِّ.[43]

(الفتوحات الإلهية بتوضيح تفسير الجلالين للدقائق الخفية .البقرة: 173إلى 174 ،207 . دار الكتب العلمية۔بيروت. 2018م)

(۲۲)حاشیہ جُمَل: أُهِلَّ، أَيْ: صُوِّتَ فِيهِ بِاسْمِ غَيْرِ اللهِّ بِهِ، بِسَبَبِ ذَبْحِهِ.[44]

(۲۳)تَبصِرہ الرحمن: وَمَا أُهِلَّ بِهِ، أَيْ: حُرِّمَ مَا ذُكِرَ عَلَى ذَبْحِهِ اسْمُ غَيْرِ اللهِّ.[45]

(۲۴)عُیون التفاسیر: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، أَيْ: رُفِعَ فِيهِ الصَّوْتُ بِذِكْرِ غَيْرِ اللهِّ، وَهُوَ مَا ذُبِحَ لِلْأَصْنَامِ.[46]

(۲۵)تفسیرِ علامہ نَسفی: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، أَيْ: ذُبِحَ عَلَى اسْمِ غَيْرِهِ.[47]

(۲۶)سراج منیر: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ: مَا ذُكِرَ عِنْدَ ذَبْحِهِ اسْمُ غَيْرِ اللهِّ.[48]

(۲۷)تفسیرِ مظہری: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ، أَيْ: رُفِعَ بِهِ الصَّوْتُ عِنْدَ ذَبْحِهِ لِغَيْرِ اللهِّ، صَنَمًا كَانَ أَوْ نَارًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ.[49]

(۲۸)تفسیرِ ابنِ کمال پاشا: وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ و آنچه آواز بلند كرده شود در ذبح بغيرخدا[50]

---

40 ) (یعنی:جو بتوں اور طاغوتوں کے لیے ذبح کیا گیا ہو، اور اصل میں "اِہلال" کا مطلب ہے اونچی آواز سے نام لینا، کیونکہ مشرکین اپنے معبودوں کا ذکر بلند آواز سے کیا کرتے تھے۔)(نوری)

41 ) (یعنی:جو جان بوجھ کر غیر اللہ (یعنی بتوں) کے لیے ذبح کیا جائے۔) (نوری)

42 ) (یعنی:جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔)(نوری)

43 ) (" باء" کا مطلب "فی" ہے، یعنی: "ذبح کے وقت" غیر اللہ کے لیے پکارا جائے۔)(نوری)

44 ) (یعنی:اس کے ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام بلند آواز سے لیا جائے۔)(نوری)

45 ) (یعنی:جو ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔)(نوری)

46 ) (یعنی:ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند کیا گیا ہو، اور وہ وہی ہے جو بتوں کے لیے ذبح کیا جائے۔)(نوری)

47 ) (یعنی:جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے۔)(نوری)

48 ) (ربیع بن انس فرماتے ہیں:جو ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔)(نوری)

49 ) (یعنی:ذبح کے وقت غیر اللہ کے لیے (چاہے وہ بت ہو، آگ ہو یا کوئی اور چیز) آواز بلند کی جائے۔)(نوری)

50 ) (یعنی:جو غیر اللہ کے لیے ذبح کے وقت آواز بلند کی جائے۔)(نوری)

(۲۹)فتح الرحمن شاہ ولی اللہ دھلوی: وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ و آنچه بسمل کرده شده ست برائے غیر خدا[51]

(۳۰)تفسیرِ توضیح: وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ وحرام کرده آنچه آواز بر دارند بآن بوقت ذبح لِغَيْرِ اللّٰهِ ای غیر خدا بنام بتاں یاباسم پیغمبران بکشندااخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا أُهِلَّ﴾، قَالَ: ذُبِحَ.[52]

(۳۱)در منثور

(۳۲)فتح القدیر: وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ، بِهِ: أَيْ عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللهِ.[53]

(۳۳)تفسیرِ ابنِ کثیر: وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ، أَيْ: حُرِّمَ مَا رُفِعَ بِهِ الصَّوْتُ عِنْدَ ذَبْحِهِ لِلصَّنَمِ.[54]

(۳۴)روح البیان: وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ، مَعْنَاهُ: ذُبِحَ بِهِ لِاسْمِ غَيْرِ اللهِ.[55]

(۳۵)تفسیراتِ احمدیه: وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ، أَيْ: رُفِعَ الصَّوْتُ بِذَبْحِهِ لِغَيْرِ اللهِ.[56]

(۳۶)تفسیرِ عارف باللہ محی الدین بن العربی رحمہ اللہ

سردست چھتیس(۳۶) تفسیر کی کتابوں کی یہ عبارتیں حاضر ہیں اور آیتِ کریمہ جہاں جہاں آئی ہے ہر جگہ دیکھئے تو عبارتیں بے شمار ہو جائیں گی اور دین و دیانت والے کے لئے چند عبارتیں بھی کافی ہیں کہ اِس آیہ کریمہ کا کیا مطلب علماء کے نزدیک ہے پھر اِس عبارت کو پیش کرنا اپنی جہالت کا پردہ فاش کرنا ہے۔[57] (حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد۱، صفحہ ۷۵، ۷۴، مطبوعہ لاہور)

**تبصرہ اُویسی:** مذکورہ بالا تفاسیر میں اگرچہ فقیر کی پیش کردہ تفاسیر کے اَسماء دوبارہ آگئے ہیں اِس میں کوئی حرج نہیں، مقصد سب کا ایک ہے وہ یہ کہ ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے تو وہ نہ صرف جانور حرام ہے بلکہ ہر شے حرام ہے، غیر اللہ کو معبود سمجھ کر وہ شے اُس کے نامزد کی جائے اگر یہ مطلب نہ لیا جائے تو دنیا کی کوئی شے بھی کسی پر حلال نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے اپنے لئے خاص فرمائی ہے، مثلاً فرمایا: "لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ"[58]

**ترجمہ:** جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں وہ سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔

---

[51] (یعنی: جو غیر اللہ کے لیے "بسم اللہ" (یعنی بسملہ) پڑھ کر ذبح کیا جائے۔)(نوری)

[52] (یعنی: جو غیر اللہ (بتوں یا انبیاء کے نام پر) ذبح کیا جائے، اور اس کے ساتھ آواز بلند کی جائے۔)(نوری)

[53] (یعنی: جو ذبح کیا گیا ہو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر۔)(نوری)

[54] (یعنی: جو بت کے لیے ذبح کے وقت آواز بلند کی گئی ہو، وہ حرام ہے۔)(نوری)

[55] (یعنی: جو ذبح کے وقت غیر اللہ کے لیے آواز بلند کی جائے۔)(نوری)

[56] (یعنی: جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔)(نوری)

[57] (حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین صاحب رضوی، 1/ 75 تا 76، مکتبہ رضویہ، فیروز شاہ اسٹریٹ، آرام باغ، کراچی، 1930ء)

[58] البقرۃ:284

اِس معنی پر وہابی دیوبندی پر سوال کریں جب کہے کہ جس شے پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہے۔

## مُکالمہ سنّی ووھابی دیوبندی

**سنی:۔** مکان کس کا؟ **وھابی دیوبندی:۔** اللہ کا

**سنی:۔** دوکان کس کی؟ **وھابی دیوبندی:۔** اللہ کی

**سنی:۔** بیوی کس کی؟ اگر کہتا ہے میری، تو اپنے اُوپر والے دعوٰی میں جھوٹا۔ اگر کہے کہ اللہ تعالٰی کی، تو کافر ہوتا۔ اب مرتا کیا نہ کرتا؟ اُسے کہنا پڑے گا کہ ہر شے ہے تو اللہ تعالٰی کی لیکن مجازاً اللہ تعالٰی نے بندوں کو عطا فرمائی ہیں۔

وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ [59] **ترجمہ:** "تمام مسجدیں اللہ تعالٰی کی ہیں" کا بھی یہی مطلب ہے کہ مساجد اللہ تعالٰی کی ہیں لیکن اللہ تعالٰی کے بندے نماز پڑھیں گے عبادت کریں گے اِسی لئے وہ اپنے طور کسی غیر اللہ کے نام مسجد کو نامزد کریں گے۔

مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے لغوی معنیٰ کا بھی یہی تقاضا ہے اِس لئے کہ "اهلال" کا لغوی معنیٰ ہر جگہ اپنے مادہ میں پکارنے، آواز ظاہر کرنے کا معنیٰ لئے ہوئے ہے مثلاً تہلیل "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰه" جہر (آواز) سے پڑھنا۔ ہلال پہلی، دوسری، تیسری تاریخ کو اِس لئے کہتے ہیں کہ عُرفِ عرب وعجم میں پہلی سے تیسری تاریخ چاند کو دیکھ کر عموماً لوگ زور زور سے بولتے ہیں "اَلْهِلَالُ وَاللّٰهِ اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ" [60] بچہ چیخ کر ماں کے پیٹ سے باہر آیا۔ براَۃِ استھلال [61] ہمارے درسِ نظامی کی مثال مشہور ہے وغیرہ وغیرہ۔ اِس آیت " مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ " کا شانِ نُزول بھی بُت پرستوں کی مذمت کے لئے ہے کہ وہ جانوروں کو ذبح کے وقت زور زور سے پکار کر اپنے بُتوں کے نام پر ذبح کرتے وغیرہ وغیرہ۔

### چند مثالیں:

(۱) عام مسلمانوں کی عادت ہے کہ قربانی کے لئے ایک عرصہ پہلے بکرا، دنبہ پالتے ہیں۔ قربانی تک اُس بکرے، دُنبہ پر غیر اللہ کا نام آتا رہے گا کیونکہ اُسے قربانی سے پہلے قربانی کا بکرا، دُنبہ کہا جائے گا، اُس بکرے کو نہ کوئی حرام کہتا ہے نہ جائز۔

(۲) مہمان کے لئے بازار سے گوشت وغیرہ خرید کر لایا جاتا ہے پوچھنے پر کہتے ہیں یہ مہمان کے لئے ہے۔ اِس گوشت وغیرہ پر اللہ کا نام پکارا جارہا ہے لیکن یہ نہ کسی کے نزدیک حرام ہے نہ شرک کا فتویٰ۔

(۳) فقہاء کرام ایک مثال قائم کرتے ہیں کہ ہندو، مسلمان دونوں ہمسائے ہیں۔ مسلمان نے بکرا قربانی کا خرید کر گھر رکھا اور ہندو نے بھی اپنے بُت کے لئے بکرا خرید کر گھر رکھ چھوڑا۔ قربانی کے دن مسلمان نے قصّاب (قصائی) کو قربانی کے بکرے کو ذبح کرنے کا کہا، ہندو نے بھی قصّاب کو بُت کے ارادے پر ذبح کا کہا۔ اُن دونوں میں ایک پر اللہ کا نام پکارا جاتا دوسرے پر بُت کا، لیکن ذبح کے وقت قصّاب مسلمان نے بھول کر ہندو کے بکرے کو بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا اور ہندو قصّاب نے مسلمان کے بکرے کو بُت کا نام لے کر ذبح کیا اِس صورت میں فتویٰ یہ ہے کہ جس بکرے کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہے وہ حلال ہے اگرچہ

---

[59] ) الجن: 18

[60] ) قسم بخدا، چاند نظر آیا اور بچے نے رونا شروع کیا۔ (ن اُویسی)

[61] ) "براءۃِ استہلال" سے مراد ہے: کسی تقریر، مضمون، کتاب یا نظم کی ایسی ابتدائی تمہید یا دیباچہ جو موضوع پر براہِ راست بات کرنے سے پہلے ادبی، فکری یا فنّی انداز میں اس کا پس منظر فراہم کرے یا قاری / سامع کی توجہ حاصل کرے۔ (نوری)

اُس پر اِس سے پہلے سال بھر مثلاً غیر اللہ یعنی بُت کے نام سے پکارا جاتا رہا اور دوسرا اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لئے نامزد کیا گیا تھا لیکن ذبح کے وقت غیر اللہ یعنی بت کا نام لیا گیا اِسی لئے وہ حرام ہے۔

## سوالات وجوابات

جن لوگوں کو مخالفین سے پالا پڑا ہو گا وہ خوب جانتے ہیں کہ مخالفین کس طرح اہلسنّت کے خلاف کاروائیاں کرتے ہیں۔ من گھڑت کتابیں اور من گھڑت حوالے لکھنا اور بتانا اُن کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ بزرگوں کی تصانیف میں حوالے گھسیڑنا اُن کا ادنیٰ کمال ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی تصنیف "التحقیق الجلی"۔

**لطیفہ:** حضرت علامہ شیر بیشۂ اہلسنّت مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ کا ایک دیوبندی سے مناظرہ ہوا، دیوبندی نے ایک حدیث کی کتاب سامنے رکھ کر پڑھی۔ حضرت شیر بیشۂ اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے صدرِ جلسہ سے فرمایا اصل کتاب جس سے حوالہ پڑھا جا رہا ہے مجھے ایک منٹ کے لئے دلوا دیں مجھے شک گذرا ہے کہ حوالہ من گھڑت ہے۔ صدر صاحب نے مناظر دیوبندی سے کتاب لینی چاہی تو اُس نے پس و پیش کی۔ اتفاقاً ایک کاغذ کا پُرزہ کتاب سے نکل کر نیچے گرا تو ہوا نے اُسے آگے بڑھایا اُس پر شیر بیشۂ اہلسنّت کی نظر پڑ گئی آپ نے صدر صاحب سے فرمایا وہ دیکھو حوالہ بھاگا جا رہا ہے۔ وہ کاغذ کا پُرزہ اُٹھایا گیا تو وہی من گھڑت حدیث لکھی ہوئی تھی۔

یہی حال مخالفین کا اِن حوالہ میں ہے جو وہ سوال میں کہنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ "شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو اہلسنّت کے مسلّم بزرگ ہیں اُن کی تفسیر عزیزی پارہ دوم میں صاف لکھا ہے کہ "پیروں کے نام کے بکرے حرام ہیں۔"

**جواب:** ہم اِس کا جواب بجائے اپنے لکھنے کے حضرت شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی رحمۃُ اللہ علیہ کے تِلْمِیذ رَشِید سے عَرض (پیش) کرتے ہیں۔ وہ تِلْمِیذ عَزِیز، حضرت شاہ غلام علی مجدّدی رحمۃُ اللہ علیہ کے اَرْشَد خُلَفَاء (سب سے ممتاز خلفاء) سے ہیں، اور مخالفین کو اُن کی علمی تحقیق پر اعتماد بھی ہے۔ ہم پہلے اُن کا اپنا جواب عَرض کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ تَفْسِیرِ رُؤُفی میں یہی شاہ رُؤُف احمد، تِلْمِیذ شاہ عبد العزیز رحمہما اللہ نے کہا: "اُولیاء کے نام سے نذر کی جاتی ہے جیسا کہ اِس زمانے میں رسم ہے، سو حلال طیّب ہے"۔ کیونکہ ذَبْح (جانور کاٹنے) کے وقت اُس پر کچھ غیر خُدا کا نام نہیں لیا جاتا، اگرچہ اُن کے نام سے اُس کو نذر کرتے ہیں۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ خاص نَذر خُدا کے واسطے ثابت ہے اور غیر کے واسطے نہیں۔ اِس لیے ذَبِیحہ (ذبح شدہ جانور) اپنی اصل حِلّت (جواز) پر قائم رہا۔ پھر جب ذَبْح کرتے وقت اللہ کا نام لیا، یعنی "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہہ کر ذَبْح کیا، تو وہ بے شک حلال ہے۔ اگر کسی نے ذَبْح کرتے وقت عَمْداً (جان بوجھ کر) غیر خُدا کا نام کہا تو ائمۂ احناف کے ہاں وہ ذَبِیحہ ناجائز ہے، اور ائمۂ شوافع کے ہاں حلال ہے۔ اور اگر سَہْواً (بھول کر) ذَبْح کرتے وقت خُدا کا نام بھول گیا تو بالاتفاق (سب کے نزدیک) حلال ہے۔

**جواب از عبارت تفسیرِ عزیزی:** یہی شاہ رؤف احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تفسیرِ فتح العزیز میں کسی عَدو (مخالف) نے اِلحاق (شامل) کر دیا ہے اور یوں لکھا ہے کہ اگر کسی بکری کو غیر کے نام سے منسوب کیا تو "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھ کر ذبح کرنے سے وہ حلال نہیں ہوتی اور غیر کے نام کی تاثیر اُس میں ایسی ہو گئی ہے کہ اللہ کے نام کا اثر ذبح کے وقت حلال کرنے کے واسطے بالکل نہیں ہوتا سو یہ بات کسی نے ملا دی ہے۔ خود مولانا و مرشدنا حضرت شاہ

عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کبھی ایسا سب مفسرین کے خلاف نہیں لکھیں گے [62] اور اُن کے مرشد اور استاد اور والد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب الفوز الکبیر فی اُصولِ التفسیر میں ما اُھل کے معنی ماذبح لکھا ہے یعنی ذبح کرتے وقت جس پر اگر بُت کا نام لیں تو حرام ہے اور مردار کے جیسا ہے اور "بِسْمِ اللہِ، اللہُ أَكْبَرُ" کہہ کر ذبح کیا سو کیونکر حرام ہوتا ہے؟ بعض نادان تو حضور ﷺ کے مُولِد شریف کی نیاز، حضرت پیرانِ پیر کی نیاز اور ہر ایک شُہداء اور اُولیاء کی نیاز، فاتحہ کے کھانے کو بھی حرام کہتے ہیں اور یہ آیۂ کریمہ دلیل لاتے ہیں کہ غیر خدا کا نام جس چیز پر آجائے وہ حرام ہو جاتی ہے۔

**سوال ذیل کے لئے تمہید:** سوال ذیل کی تقریر محمود الحسن دیوبندی کے ترجمہ کے حاشیہ میں ہے جسے مولوی شبیر احمد عثمانی نے لکھا۔ اُس میں اہلسنّت کی نیّات (نیتوں) پر حملہ ہے اور یہ غیبی امر ہے جو وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے ماننے کو تیار نہیں بلکہ شرک کے فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ ذیل کے سوال میں اندازہ لگالیں کہ اس میں نہ کسی مقصد پر حدیث، نہ عبارتِ اسلاف بلکہ اسی طرف سے اہلسنّت کی نیّات (نیتوں) بیان کرکے سوالات کئے گئے۔

**سوال کی تقریر پڑھئے:** مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ: حاشیہ ترجمہ محمود الحسن دیوبندی کا یہ مطلب ہے کہ "ان جانوروں پر اللہ کے سوا بت وغیرہ کا نام پکارا جائے یعنی اللہ کے سوا کسی بت یا جن یا کسی روحِ خبیث یا پیر یا پیغمبر کے نامزد کرکے اور اُس جانور کی جان اُن کی نذر کرکے اُن کے تقرُّب یا رضاجوئی کی نیت سے ذبح کیا جائے اور محض اُن کی خوشنودی کی غرض سے اُن کی جان نکالنی مقصود ہو کہ اُن سب جانوروں کا کھانا حرام ہے گو بوقتِ ذبح تکبیر پڑھی ہو اور اللہ کا نام لیا ہو۔ کیونکہ جان کو جانِ آفرین کے سوا کسی دوسرے کے لئے نذر کی جائے تو اُس کی خیانت مردار کی خیانت سے بڑھ جاتی ہے کیونکہ مردار میں تو یہی خرابی تھی کہ اُس کی جان اللہ کے نام پر نہیں نکلی اور اُس کی جان تو غیر اللہ کے نامزد کردی گئی جو عین شرک ہے جیسے خنزیر اور کتے پر بوقتِ ذبح تکبیر کہنے سے حلّت نہیں آسکتی اور مردار پر اللہ کے نام لینے سے کوئی نفع نہیں ہو سکتا ایسے ہی جن جانور کی جان غیر اللہ کی نذر اور اُن کے نامزد کردی ہو اُس پر ذبح کے وقت نامِ الٰہی لینے سے ہرگز کوئی نفع اور حکمت نہیں آسکتی البتہ اگر غیر اللہ کے نام نامزد کرنے کے بعد اپنی نیت سے توبہ کرے اور رُجوع کرکے ذبح کرے گا تو اُس کے حلال ہونے میں کوئی شُبہ نہیں ہو سکتا۔ عُلماء تفسیر فرماتے ہیں کہ اگر کسی بادشاہ کے آنے پر اُس کی تعظیم کی نیت سے جانور ذبح کیا جائے یا کسی جن کی اذیّت سے بچنے کے لئے اُس کے نام کا جانور ذبح کیا یا توپ کے چلنے اور اینٹوں کے پکانے اور پکوانے کے لئے بطور بھینٹ جانور ذبح کیا جائے تو وہ جانور بالکل مردار اور حرام اور کرنے والا مشرک ہے۔ اگرچہ ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے، حدیث شریف میں آیا ہے: *لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ* یعنی جو غیر اللہ کے تقرُّب کی اور تعظیم کی نیت سے جانور ذبح کیا جائے اُس پر اللہ کی لعنت ہے۔ ذبح کے وقت اللہ کا نام لے یا نہ لے البتہ اُس میں کوئی حرج نہیں کہ جانور کو اللہ کے نام پر ذبح کرکے فُقراء کو کھلائے اور اُس کا ثواب کسی قریبی یا پیر اور بزرگ کو پہنچا دے یا کسی مردہ کی طرف سے قربانی کرکے اس

[62] (تفسیر رؤفی، البقرۃ: 173، الحقائق فاؤنڈیشن)

کا ثواب اُس کو دینا چاہیے کیونکہ یہ ذبح غیر اللہ کے لئے ہرگز نہیں بعض اپنی کج رَوی (ٹیڑھی سوچ یا گمراہی) سے یہ حیلہ ایسے مواقع میں بیان کرتے ہیں کہ پیروں کی نیاز وغیرہ میں سب کا یہی مقصود ہوتا ہے کہ کھانا پکا کر مردہ کے نام سے صدقہ کر دیا جائے، اوّل تو خوب سمجھ لیں کہ اللہ کے سامنے بجز (سوائے) جھوٹے حیلوں اور اور بجز مضرت (سوائے نقصان) کے کوئی نفع حاصل نہیں ہو سکتا دوسرے اُن سے پوچھا جائے کہ جس جانور کی تم نے غیر اللہ کے لئے نذر مانی ہے اگر اِسی قدر گوشت اُس جانور کے عوض خرید کرکے اور پکا کر فقیروں کو کھلا دو تو تمہارے نزدیک بے کھٹکا وہ نذر ادا ہو جاتی ہے اگر بلا تأمُّل (بلا جھجک) تم اُس کو کر سکتے ہو اور اپنی نذر میں کسی قسم کا خلل تمہارے دل میں نہیں رہتا تو تم سچے ورنہ تم جھوٹے اور تمہارا یہ فعل شرک اور وہ جانور مردار اور حرام ہے۔"[63]

**جواب:** مُحشّی (حاشیہ نگار) شبیر دیوبندی نے جو "وَ مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ" پر تقریر کی ہے یہ عقلاً نقلاً ہر طرح سے مردود ہے کیونکہ پہلے جو اس نے کہا ہے کہ کسی بت یا جن یا روح خبیث یا پیر پیغمبر ذبح سے قبل کسی جانور پر کسی پیر یا پیغمبر وغیرہ کا نامزد کرنے سے جانور حرام نہیں ہوتا یہ خواہ نذر مقصود ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ قرآن پاک میں آتا ہے کہ "مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِيْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ "۔[64] کفار نے بَحیرَہ[65] اور سائِبَہ[66] اپنے بُتوں کے نام پر جانور رکھے ہوئے تھے، جن کے متعلق وہ کہتے تھے کہ اُن کا کھانا حرام ہے کیونکہ یہ ہمارے بُتوں کے نامزد ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کا رد کیا کہ کفار نے اپنی طرف سے یہ اِفتراء (جھوٹا الزام) باندھا تھا کہ یہ جانور ہمارے لیے حرام ہیں، یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ چنانچہ فتحِ مکّہ کے بعد خود صحابہ کرام نے اُن جانوروں کو اپنے ہاتھ سے ذِبح کیا اور اُن کا گوشت کھایا۔ تو معلوم ہوا کہ ذِبح سے قبل جانور کو کسی کے نامزد کیا جائے تو وہ حرام نہیں ہوتا، کیونکہ قرآنِ پاک اِس پر گواہ ہے۔ اور جو یہ کہے کہ اگر جانور نامزد کیا جائے تو وہ حرام ہو جاتا ہے، اُس میں اور مُشرِکینِ مکّہ میں کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ اُن کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ اِس کے علاوہ قرآنِ پاک میں آتا ہے کہ

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ۔[67] (پارہ ۸، رکوع ۳)

تو اِس آیتِ کریمہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے اُنہوں نے جانوروں کو اپنے اُوپر حرام کر رکھا ہے، تو حُرمت (حرام قرار دینا) اور حِلّت (حلال قرار دینا) اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کسی کے حرام و حلال کرنے سے کوئی چیز حرام و حلال نہیں ہوتی۔ تو معلوم ہوا کہ قَبْلَ الذِّبْح (ذبح سے پہلے) اگر جانور کسی پیر یا فَقیر کے نام پر نامزد (منسوب) کیا جائے تو وہ حرام نہیں ہوتا۔ تو مُحشّی صاحب کا یہ کہنا کہ وہ مردار اور حرام ہے، یہ درست نہیں۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ نامزد چیز ہونے سے کوئی چیز حرام ہو جاتی ہے، تو پھر لازم آتا ہے کہ جو چیز کسی انسان کی مملوک (ملکیت والی) ہو، وہ بھی اُس پر حرام ہو، جیسے عُمر کی بیوی، خالِد کی بکری، تو یہ سب چیزیں زَید، عُمر، بَکر کی نامزد ہیں، تو پھر چاہیے کہ یہ چیزیں اُن پر حرام ہوں حالانکہ یہ بات بداہتاً (صاف اور ظاہر طور پر) باطل ہے۔ بلکہ بعض چیزیں ایسی

---

63 ) (تفسیر عثمانی، البقرۃ:173، حاشیہ:247، 1 / 111 تا 112، اشرفی بک ڈپو، یوپی، انڈیا)

64 ) المائدۃ:103 **ترجمہ:** اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چِرا ہوا اور نہ بجار اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے ہیں اور ان میں سے اکثر نرے بے عقل ہیں

65 ) (قربانی کا وہ جانور جس کے کان کاٹ دیے جاتے تھے)(نوری)

66 ) (آزاد چھوڑا گیا نذر کا جانور)(نوری)

67 ) اَلْاَ نْعَام:140 **ترجمہ:** بیشک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی اللہ پر جھوٹ باندھنے کو

ہیں جن پر جب تک غَیرُ اللہ (اللہ کے سوا کسی اور) کا نام نہ لیا جائے، وہ چیز حَلال نہیں ہوتی۔ تو اب یہ کہنا کہ وہ جانور حرام ہو جاتا ہے، یہ بالکل اللہ تعالیٰ پر افتراء (جھوٹ باندھنا) ہے، اور اُس نے جو یہ کہا ہے کہ اُن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے خواہ بَوقتِ ذِبح (ذبح کے وقت) تکبِیر پڑھی ہو، یہ کہنا بالکل لَغو (فضول اور بے معنی بات) ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر اُس چیز کے کھانے کا حکم دیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے جیسا کہ قرآنِ پاک میں آتا ہے

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ [68] فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ [69]

تو معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے نام پر ذِبح کی جائے، وہ حرام (ناجائز) نہیں بلکہ ا ُس کے کھانے کا اللہ تعالیٰ حکم فرمارہا ہے، اور اُس کا کھانا مُؤمنین کی عَلامات (نشانیوں) میں سے ہے۔ تمام مُفَسّرین کی یہی رائے ہے کہ اگر عِندَ الذِّبح (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لے لیا جائے، تو وہ چیز بالکل حلال ہے، اور اُس میں حُرمت کا شُبہ تک نہیں اگرچہ وہ پہلے کسی پِیرُ وفَقِیر کے نام پر نامزَد (منسوب) ہی کیوں نہ کی گئی ہو۔

جس طرح بَیْضاوِی، مَدَارِک، اِبنِ عبّاس، خازِن، مَعالِمُ التّنزِیل، صَاوِی، جَلالَینِ شریفَین، تَفسِیراتِ اَحمَدِیَہ، درِّ مَنثُور، الفَوزُ الکَبِیر کا حوالہ

(وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ) أَيْ: ذُبِحَ عَلَى اسْمِ غَيْرِهِ، وَالإِهْلَالُ: رَفْعُ الصَّوْتِ، وَكَانُوا يَرْفَعُونَهُ عِنْدَ الذَّبْحِ لِآلِهَتِهِمْ. [70] تفسیرِ حسینی: {وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ}: حرام کرد آنچه آواز برداشته شد بآن وقت ذبح لغیراللہ برای غیرخداتعالیٰ بنام بتان یا باسم پیغمبران بکشند۔ [71] تفسیرِ قونوي: أَيْ: رُفِعَ بِهِ الصَّوْتُ عِنْدَ ذَبْحِهِ لِلصَّنَمِ. [72] تفسیرِ جامع البیان: مَا ذُكِرَ اسْمُ غَيْرِ اللهِ عِنْدَ ذَبْحِهِ. [73] تفسیرِ در منثور: وَعَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.: {وَمَا أُهِلَّ بِهِ} قَالَ: ذبح. تفسیرِ ابنِ جریر عن ابنِ عباس: {مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللهِ} يَعْنِي: مَا أُهِلَّ لِلطَّوَاغِيتِ. [74] ،تفسیرِ احمدیه: (وَمَا أهل بِهٖ لغير الله)، مَعْنَاهُ: ذُبِحَ بِهِ لِاسْمِ غَيْرِ اللهِ، مِثْلَ اللَّاتِ وَالْعُزَّى، وَأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِ ذَلِكَ، إِلَىٰ آخِرِهِ. وَمِنْ هَهُنَا عُلِمَ أَنَّ الْبَقَرَةَ الْمَنْذُورَةَ لِلْأَوْلِيَاءِ كَمَا هُوَ الرَّسْمُ فِي زَمَانِنَا، حَلَالٌ طَيِّبٌ، لِأَنَّهُ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ غَيْرِ اللهِ عَلَيْهَا وَقْتَ الذَّبْحِ، وَإِنْ كَانُوا يَنْذُرُونَ وَيَنْحَرُونَ. [75]

اِن مذکورہ عُلماءِ کرام و مفسرینِ حضرات کے اَعلام سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ذبح کے وقت جانور پر غیر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو وہ حرام نہیں ہوتا اگرچہ وہ کسی پیر و فقیر کے نامزد کیوں نہ ہو۔ محشی صاحب نے کہا کہ اُس جانور کی جان اُن کے نذر کرکے الخ۔۔۔۔

---

68 ) اَلْاَ نْعَام:119 **ترجمه:** اور تمہیں کیا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے

69 ) اَلْاَ نْعَام:118 **فائده:** تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو

70 ) (حاشية الصاوي على تفسير الجلالين، البقرة: 173، 1/ 104، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

71 ) حواله مذكوره

72 ) (حاشية القونوي على تفسير البيضاوي، البقرة: 173، 4/ 443، دار الكتب العلميةبيروت، لبنان، الطبعة الأولي 1422ه، 2001م)

73 ) حواله مذكوره

74 ) حواله مذكوره

75 ) حواله مذكوره

**جواب:** جو لوگ جانوروں کو اُولیاء اور انبیاء کی نذر مانتے ہیں تو ان کا مقصود صرف جان دینا نہیں ہوتا بلکہ اس کے گوشت کا صدقہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر صدقہ کرنا مقصود نہ ہو بلکہ صرف جان دینا ہی مقصود ہو تو مثلاً ایک شخص کسی اُولیاء کی نذر مانتا ہے تو جب وہ اُس جانور کو ذبح کرتا ہے تو کوئی آدمی اگر اُس کا وہ گوشت کسی طرح سے ضائع کر دے یا تم جیسا کوئی موحّد آکر کھا جائے تو اُس آدمی کو بہت افسوس ہوتا ہے اور وہ یہی کہتا ہے کہ میرا صدقہ تو نے ضائع کر دیا، تو معلوم ہوا کہ جان نکالنے سے مقصود نہیں بلکہ گوشت مقصود ہے۔

**سوال:** علماء نے تصریح فرمادی ہے کہ کسی بادشاہ الخ۔۔۔۔۔۔۔۔

**جواب:** اُس کا کہنا کہ علماء نے اِس پر تصریح کی ہے بالکل لغو ہے۔ کیونکہ مفسرین اپنی اپنی تقریروں میں فرماتے ہیں: وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ؕ سے مراد عِندَ الذِّبح (ذبح کا وقت) ہے کہ ذبح کے وقت غیر اللہ کے نام سے ذبح نہ کرے اور اگر کسی بادشاہ اور ولی یا بزرگ کی آمد پر ذبح کرے اور اللہ کے نام سے ذبح کیا تو پھر حرام نہیں ہے حدیث پاک اِس کی شاہد ہے، باب الضیافۃ، مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۳۶۷:

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: " مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ ؟ ! قَالَا : الْجُوعُ . قَالَ : " وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا ، قُومُوا " ، فَقَامُوا مَعَهُ ، فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ ، قَالَتْ : مَرْحَبًا وَأَهْلًا . قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَيْنَ فُلَانٌ ؟ " ، قَالَتْ : ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ . إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ ، فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَصَاحِبَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي ، قَالَ : فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ ، فَقَالَ : كُلُوا مِنْ هَذِهِ ، وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ " فَذَبَحَ لَهُمْ ، فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِذْقِ ، وَشَرِبُوا ، فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ : " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ " [76]

تو اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی بادشاہ کی آمد پر جانور ذبح کیا جائے تو حلال ہے حرام نہیں کیونکہ حضور ﷺ سے بڑا بادشاہ اور کون ہو سکتا ہے تو حُرمت کا فتویٰ لگانا بالکل لغو ہے۔

**سوال:** حدیث شریف میں آتا ہے: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ

**جواب:** اِس حدیث سے اِستدلال کرنا کہ اگر کسی جانور کو پیر یا فقیر کے نامزد کیا جائے تو وہ حرام ہو جاتا ہے یہ بالکل لغو ہے۔ کیونکہ امام نووی اِس حدیث کے تحت "شرح مسلم شریف" میں لکھتے ہیں کہ

---

[76] (مشكاة المصابيح، كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الفصل الأول، 2/ 1224، الحديث: 4246-(4)، المكتب الإسلامي بيروت ، الطبعة الثانية: 1399-1979)

وَأَمَّا الذَّبْحُ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَالْمُرَادُ بِهِ: أَنْ يُذْبَحَ بِاسْمِ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالَى؛ كَمَنْ ذَبَحَ لِلصَّنَمِ، أَوِ الصَّلِيبِ، أَوْ لِمُوسَى، أَوْ لِعِيسَىٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا، أَوْ لِلْكَعْبَةِ، وَنَحْوِ ذَلِكَ، إِلَىٰ آخِرِهِ.[77]

توثابت ہوا کہ اِس سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت اگر خدا کے بغیر کسی پیر یا فقیر کا نام لیا تووہ مذبوحہ (ذبح کیا ہوا جانور) حرام ہے۔

**سوال:** جن جانوروں کو تم نے غیر خدا کی نذر مانی ہے اگر اِسی قدر گوشت الخ۔۔۔۔

**جواب:** یہ اعتراض بالکل لغو ہے کیونکہ نذر معیّن ہے، نذرِ معین کے ادا کئے بغیر ادا نہیں ہوتی، نذر کی دو قسم ہے: (۱) نذرِ شرعی (۲) نذرِ عُرفی۔

نَذرِ شَرْعِی (شرعی منت) تو یہ ہے کہ ایسی عِبَادَتِ غَیْرِلَازِم[78] کو اپنے اوپر لازم کر لینا یہ بالکل حَرَام ہے اور شرک ہے، اور اِس کا کوئی بھی مُعْتَقِد (ماننے والا) نہیں۔ اور عُرفی نذر وہ ہے کہ مُتَوَفّٰی (فوت شدہ شخص) کے لیے صَدَقَہ یاہَدِیَہ دینا، تو یہ بلاشبہ جَائِز ہے۔

**فائدہ:** جو جانور ذبح کیا جائے، وہ چار صُورَتوں سے باہر نہیں ہوتا: (۱) اگر ذَبْح کے وقت اُس پر اللّٰہ کا نام لیا گیا ہو، تو پھر دیکھا جائے گا کہ ذَبْح سے پہلے بھی غَیْرُ اللّٰہ (اللہ کے سوا کسی) کا نام لیا گیا تھا یا نہیں۔ اگر ذبح سے پہلے بھی غیر اللّٰہ کا نام نہیں لیا گیا، تو اِس صورت میں بالاِتِّفَاق (سب کے متفقہ فیصلے کے مطابق) وہ مَذبُوحَہ (ذبح کیا ہوا جانور) حلال ہے۔ (۲) اگر ذبح سے پہلے غیر اللّٰہ کا نام لیا گیا ہو، تو یہ مُخْتَلَف فِیْہِ (اختلافی مسئلہ) ہے: جُمْہُور (اکثر) علماءِ کرام و مُفَسِّرِیْن کے نزدیک یہ مذبوحہ حلال ہے، مگر بعض کے نزدیک یہ حرام ہے۔ اور اگر ذَبْح کے وقت غیر اللّٰہ کا نام لیا گیا ہو، تو پھر دیکھا جائے گا کہ ذبْح سے پہلے بھی غیر اللّٰہ کا نام لیا گیا یا نہیں: اگر ذَبْح سے پہلے بھی غیر اللّٰہ کا نام لیا گیا ہو، تو یہ تیسری صورت ہے۔ اور اگر ذَبْح سے پہلے غیر اللّٰہ کا نام نہیں لیا گیا، تو یہ چوتھی صورت ہے۔ اِن دونوں صورتوں میں بالاتفاق وہ جانور حَرَام ہے۔

**تنبیہ:** ہمارے دلائل گذر چکے ہیں کہ جُمہور مفسرین اور عُلماءِ کرام کی رائے کیا ہے اور مخالف پارٹی کے پاس سوائے شاہ عبد العزیز صاحب کے اور کوئی دلیل نہیں، نہ کوئی قرآن پاک کی آیت، نہ کسی مفسر کا قول، تو صرف شاہ صاحب کی عبارت کو جمہور مفسرین کے اَقوال پر کیسے ترجیح ہو سکتی ہے کہ شاہ صاحب کی عبارت سے ایک حلال چیز حرام ہو۔

**سوال:** شاہ عبد العزیز صاحب "وَ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ" کہ جو جانور کسی کی طرف منسوب کیا جائے خواہ ایصالِ ثواب ہی مقصود کیوں نہ ہو اُس صورت میں شرک و حرام ہو الہٰذا گیارہویں شریف کا بکرا وغیرہ جیسی رسومات ہیں سب شرک اور حرام ٹھہریں؟

**جواب 1:** شاہ صاحب کے قول کو جمہور مفسرین کے اَقوال پر کس طرح ترجیح ہو سکتی ہے اور سراسر یہ قول آیتِ کریمہ کے مخالف ہے کہ

وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ[79] فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ[80]

قرآن پاک تو اُن کے کھانے کا حکم فرما رہا ہے اور شاہ صاحب اپنے قول میں مُنْفَرِد (اکیلا مؤقف رکھنے والے) ہیں اور یہ عبادت بھی ہے لہٰذا مفسرین کے قول پر ترجیح دی جائے گی۔

---

[77] (شرح النووي على مسلم، كتاب الأضاحي، باب تحريم الذبح لغير الله تعالى ولعن فاعله، 121/ 13، الحديث: 1978،دار الخير، سنة النشر: 1416هـ/ 1996م)

[78] (وہ عبادت جو شریعت میں پہلے سے فرض یا واجب نہ ہو)(نوری)

[79] اَلْاَنْعَام:121 **فائدہ:** اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا

[80] اَلْاَنْعَام:118 **فائدہ:** تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو

**جواب 2:** کہ عِبَارَت شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نہیں ہے بلکہ یہ اِلْحَاقِیَّہ (غیر اصل طور پر شامل کردہ بات) ہے۔اِس کی دلیل یہ ہے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد مولوی رَؤُف احمد صاحب اپنی کتاب "تَفْسِیْرِ رَؤُفِی" میں فرماتے ہیں کہ یہ عبارت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نہیں ہو سکتی، کیونکہ جمہُور مُفَسِّرِیْن کے خِلَاف وہ بات کیسے کر سکتے ہیں؟[81] نیز، شاہ صاحبؒ کے والدِ گرامی حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنی مشہور کتاب "اَلْفَوْزُ الْکَبِیْر" میں لکھتے ہیں کہ "وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ" سے مراد ذَبح (جانور کا ذبح کرنا) ہے۔ "تَفْسِیْرِ رَؤُفِی" کی تقریر ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اکثر لوگوں کو اِس آیتِ کریمہ کے مفہوم میں مفسدوں (فساد پھیلانے والوں) کے فساد سے شک ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اِس آیتِ کریمہ کا صحیح مفہوم اِن تفسیروں میں بیان ہوا ہے، جیسے: مدارک، بیضاوی شریف، ابنِ عباس، خازن، معالم التنزیل، صاوی، جلالین شریف، تفسیراتِ احمدیہ، دُرِّ مَنْثُور، الفَوْزُ الْکَبِیْر وغیرہ جن کی عبارات پہلے گزر چکی ہیں۔اِس موضوع پر مزید تحقیق و تفصیل کے لیے فقیر کا رسالہ "پِیْر کا بَکْرا" ملاحظہ فرمائیں۔

**دھوکہ کا پردہ چاک:** حاشیہ ترجمہ محمود الحسن میں مندرجہ ذیل طریقہ سے دھوکہ دیا ہے۔

(۱) بُت وغیرہ کے لئے جانور کی جان نکال کر بُت وغیرہ کی نذر، یہ صریح دھوکہ ہے اِس لئے کوئی جاہل سے جاہل ایسا تصوّر تک بھی نہیں کرتا ہر سنّی مسلمان جانور ہو یا کوئی شے اللہ تعالیٰ کے نام پر کر کے اُس کا ثواب متوفی کو بخشتا ہے۔اِس دھوکہ سے مفسرین کے اَقوال سے بچنا چاہتا ہے کہ "وَ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ" کی تفسیر میں ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنے سے ہر جانور حلال نہیں ہوتا بلکہ بدستور حرام ہے جیسے صورتِ مذکورہ بالا میں تو ہم نے واضح کر دیا کہ جانور کے ذبح کی وہ غرض نہیں جو تم نے بتائی۔ قاعدۂ منطق (قانونِ منطق) کے مطابق تم نے خود سے قضیہ (مسئلہ) کا موضوع بدل دیا ہے۔تم نے موضوع کو غلط بتایا ہے فلہٰذا اِس میں تم نے دو جرم کئے (۱) موضوع بدلا (۲) بہتان تراشا کہ سنّی مسلمانوں کا یہ ارادہ ہے۔ہم کہتے ہیں: هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ.

(۲) نذر لغیر اللہ کا بھی بہتان (جھوٹا الزام) ہے، جاہل سے جاہل بھی غیر اللہ کی نذر نہیں مانتا ہاں نذرِ شرعی اور نذرِ عُرفی کا فرق نہ کرنا یہی دھوکہ ہے۔ہم نے فرق بتا دیا ہے کہ نذرِ شرعی لغیر اللہ حرام ہے اور نذرِ عرفی جائز۔ اِس کی مُفَصّل وضاحت حضرت شاہ رفیع الدینؒ نے اپنے رسالے میں فرمائی ہے۔اور اُن کے فیض سے فقیر کا رسالہ "نُذُورٌ لِاَهْلِ الْقُبُورِ" پڑھئے۔

(۳) شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ کی تفسیر کا دھوکہ فقیر نے مفصل بیان کیا ہے۔

فَقَطْ، وَالسَّلَامُ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيبِهِ الْكَرِيمِ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۲۷ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ بروز منگل بہاول پور۔پاکستان

---

[81] (تفسیر رؤفی، البقرۃ: 173، الحقائق فاؤنڈیشن)